جناب مزمل کریم فلاحی *

# مسلمانوں کے خلاف نفرتوں کا تسلسل
## اہل مغرب کے بعض نفرت انگیز واقعات

ان دنوں اہل مغرب مسلمانوں کو نشانہ بنانے میں مصروف ہیں دنیا کے کسی گوشہ میں کوئی حادثہ رونما ہوتا ہے فوراً اس کا الزام مسلمانوں پر لگا دیتے ہیں۔ اگر واقعتہ اس کے ذمہ دار مسلمان نہ ہوں تب بھی ان کے سر الزام منڈھ دیا جاتا ہے اور عوام کو اس کے خلاف اکسایا جاتا ہے، چنانچہ دہشت گردی، تشدد کے نعرے، گوانتا ناموبے جیسے قید خانوں کا قیام اور معصوم اور بے گناہ انسانوں کو گرفتار کر کے ان میں قید کرنا یہ سب مسلمانوں کے خلاف اسی مہلک اور مذموم سوچ کا مظہر ہیں۔

پورے عالم اسلام کے خلاف اور خاص طور سے باحجاب عورتوں کے خلاف اس کی دشمنی میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے چنانچہ اسی کے نتیجہ میں گزشتہ سال کے آخر میں جرمنی کی راجدھانی برلن میں ایک عدالت کے احاطہ میں مقدمہ کے دوران ایک باحجاب مسلمان خاتون کے قتل کا واقعہ پیش آیا، پھر دوسرا واقعہ امریکی ریاست جارجیا میں اعلیٰ تعلیم کی ایک مصری نژاد طالبہ سلمیٰ شلبایہ کے ساتھ پیش آیا اس نے بیان کیا کہ وہ امریکن یونیورسٹی میں انسٹی ٹیوٹ آف مڈل اسٹڈیز میں معلّمہ تھی جہاں سے اسے نکال دیا گیا ہے۔ ہوا یہ کہ اسی یونیورسٹی کی ایک معلّمہ نے اس کے حجاب پہننے کی وجہ سے اس کا مذاق اڑایا اس کے ساتھ تفریق کا مظاہرہ کیا اور اسے ''بری چوہے'' سے تشبیہ دی اور متعدد بار اس سے سوال کیا کہ کیا اس نے اپنے نقاب کے اندر بم تو نہیں چھپا رکھا ہے؟ اس نے یونیورسٹی انتظامیہ سے اس کی شکایت کی انتظامیہ کی جانب سے اس کی شکایت پر توجہ دی گئی اور اس معلّمہ نے ای میل کے ذریعہ اس سے معافی مانگ لی اس کے باوجود اس کی مشکلات میں اضافہ ہوتا گیا کیونکہ کچھ دنوں کے بعد یونیورسٹی نے نوکری سے نکال دیا کہ وہ ڈاکٹریٹ کی طالبہ ہونے کے ساتھ اس منصب کی اہل نہیں ہے کیونکہ ایک ہی وقت میں وہ یہ دونوں کام نہیں کر سکتی حالانکہ ایسا کوئی ضابطہ تحریری

* ریسرچ اسکالر ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی، علی گڑھ، انڈیا

صورت میں موجود نہیں۔

اسی طرح کا ایک دوسرا واقعہ یہ پیش آیا کہ امریکی ریاست کیلی فورنیا میں ایک مسجد کے امام کو پراسرار طور پر قتل کر دیا گیا یہ ایک ایسا حادثہ تھا جس پر مسلمانوں کی بڑی تعداد نے اس گھناؤنے جرم کی تحقیق کا مطالبہ کیا امام صاحب کے اہل خاندان نے بتلایا کہ وہ کیلی فورنیا کے ایک شہر ریموکی ایک مسجد میں امام تھے سنیچر کی شام وہ ایک پرانے گھر میں جہاں ان کا خاندان رہتا تھا گئے وہاں دیوار پر کچھ قابل نفرت عبارتیں لکھ دی گئی تھیں جنھیں وہ مٹانا چاہتے تھے اس کے بعد وہ واپس نہیں لوٹے کیوں کہ گھر میں آگ لگ گئی تھی جس کے بعد انھیں مردہ پایا گیا دیواروں پر جو عبارتیں لکھی ہوئی تھیں وہ کچھ اس طرح تھیں ''اے عربی تجھ پر لعنت ہو، اے عربی تو اپنے وطن بھاگ جا'' عبارتوں کے نیچے کلوکس کلان نامی تنظیم کے دستخط تھے جو کہ نسل پرست سفید فام لوگوں کی تنظیم ہے اور وہیں امریکی پرچم اور نازیوں کی صلیب کے نشان بنے ہوئے تھے۔

مسلمانوں کے خلاف مسلسل نفرتوں کا ایک مظہر ماضی قریب میں پیش آنے والا وہ واقعہ ہے جس میں ۱۲۹ مسلمان شہید اور سینکڑوں زخمی ہو گئے جب کمیونسٹ چینی حکومت کے ذریعہ مشرقی ترکستان میں احتجاجی مظاہروں کو کچلنے کی کوشش کی گئی۔ یہ وحشیانہ کاروائی ایغور مسلم اقلیتوں کے خلاف تھی جو مغربی چین میں رہتی ہے واضح رہے کہ ایغور ان مسلم اقلیت کا علاقہ ہے جس کا اصل وطن وہی مشرقی ترکستان ہے اور جسے ۱۹۵۵ء میں ظاہری طور سے آزادی حاصل ہو گئی تھی لیکن چین نے ان مسلمانوں کو الگ تھلگ کر رکھا ہے اور ان پر مذہبی مراسم کی ادائیگی کے سلسلے میں پابندی عائد کر رکھی ہے۔

ان سب کے باوجود مسلمان انتہائی درگزر کرنے والے ہیں اس لئے کہ ان کا دین عفو و درگزر، باہمی میل جول ور تمام نوع انسانی کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کی دعوت دیتا ہے، کیونکہ یہ دین ہدایت، نور اور سلامتی کا حامل ہے، لیکن پھر بھی ان کے ساتھ کھلواڑ جاری ہے، اس کا بنیادی سبب ان کا ضعف واضمحلال ہے اگر ان کے اندر بے داری اور حرکت ہوتی تو یقیناً معاملے کا رخ کچھ دوسرا ہوتا اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا ہے کہ ''قریب ہے کہ قومیں تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں جس طرح بھوکا کھانے پر ٹوٹ پڑتا ہے لوگوں نے پوچھا کہ کیا اس وقت ہماری تعداد کم ہوگی فرمایا نہیں، بلکہ تمہاری تعداد تو بہت زیادہ ہوگی لیکن تمہاری حیثیت سمندر کے جھاگ کی طرح ہوگی اور تمہارے دلوں میں وہن پیدا ہو جائے گا۔

لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ وہن کیا چیز ہے؟ فرمایا دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔

(رواہ احمد بسند حسن)

اسی بنا پر مسلم دنیا میں ڈکٹیٹر شپ کو مضبوط کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ اصلاح کے راستے کو بند کرنے اور ان کے

تشخص سے دور کرنے کا ذریعہ ہے جو امت کی توانائی کا منبع ہے۔

وہ تحقیقات جو مغربی ممالک کی یونیورسٹیوں اور تحقیقی اور اسٹریٹجک اداروں میں عرب ممالک میں جمہوریت کے مستقبل کے متعلق ہوئی ہیں اکثر یہ ثابت کرتی ہیں کہ اگر عرب ممالک نے مغربی طرز کی جمہوریت یعنی انتخابات کو اپنایا تو دینی رجحان رکھنے والے انتہا پسند اقتدار پر قابض ہو جائینگے جیسا کہ اسی ۸۰ کی دہائی کے اواخر میں الجزائر میں اور حال ہی میں فلسطین میں حماس کی کامیابی کے بعد ہوا اسی طرح بعض دوسرے عرب ممالک، جیسے مصر میں اخوان المسلمون مصری سیاست میں اہم قوت کے طور پر ابھر رہی ہے اس چیز نے مغرب کی نیند اڑا دی ہے اور اس پر گھبراہٹ طاری کر دیا ہے کیونکہ اس سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ طریقہ اسلام پسندوں کی کامیابی کا ذریعہ ثابت ہوگا چنانچہ اسی وقت سے مغربی مصنفین اور تجزیہ نگار یہ نصیحت کرنے لگے ہیں کہ عربوں کو اسی ڈکٹیٹر شپ کی حالت میں رہنے دیا جائے اور وہاں جاری نظاموں کو مضبوط کیا جائے جس سے کہ وہاں کے لوگ دوسرے ممالک میں ہجرت نہ کریں اور اوپن مارکیٹ کے ذریعہ مغربی مصنوعات کو ان ملکوں میں بھیجا جائے اور خوب صارفیت عام کی جائے۔

مغرب خوب جانتا ہے کہ عرب ممالک کی ڈکٹیٹر شپ اپنے اقتدار کی حفاظت کے لئے مغربی ممالک کے ساتھ مضبوط تعلق استوار کرے گی جس کے نتیجہ میں مشرقی ایشیا کے ساتھ انرجی کے میدان میں اقتصادی ترقی کا راستہ کھلے گا جس کی ان کو سخت ضرورت ہے یہ اقتصادی تعامل امریکی انتظامیہ اور مغربی ممالک کی اجازت اور مرضی کے مطابق ہی کام کرے گا چنانچہ حال ہی میں امریکہ نے پٹرول برآمد کرنے والی ممالک کی تنظیم کی کارکردگی کی نگرانی کے لئے علیحدہ ایک ادارہ قائم کیا ہے اور حال ہی اس نے پٹرول برآمد کرنے والی ممالک کی تنظیم کی کارکردگی اور قیمت میں زیادتی سے متعلق تحقیق کی۔

افسوس کہ ان سب باتوں کے باوجود عرب ممالک دوست اور دشمن کے درمیان فرق نہیں کرتے اور مسلمانوں کی طرف بڑھتے ہوئے اس خوفناک جارحیت کو روکنے کے لئے اور مسلمانوں کے تشخص ان کے مقدسات، ان کے وطن اور ان پر ہونے والے مظالم کو ختم کرنے کے لئے ان کے اندر کوئی حرکت نہیں پائی جاتی، اب مغربی حماقت یہانتک پہونچ گئی ہے کہ اس کو برداشت کرنا ممکن نہیں چہ جائے کہ اس رویہ کو اختیار کرنے والے ممالک سے دوستی کی جائے اور ان سے تعلق رکھا جائے۔